سورة الانبیاء

آیات ۱۷ - ۲۹

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّاۤ ۖ اِنْ
كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَ لَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ
﴿۱۸﴾ وَ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ۚ﴿۱۹﴾
يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْۤا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَاۤ
اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْـَٔلُوْنَ
﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِیْ ؕ بَلْ
اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْۤ اِلَيْهِ اَنَّهٗ
لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿۲۵﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۙ﴿۲۶﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ
بِالْقَوْلِ وَ هُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَ
هُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ مَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّیْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی
الظّٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع

سُوْرَةُ الْاَنْبِيَآء

مكية

آیات 112

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ

تمام انبیاء کی دعوت کا محور توحید اور دین کی دعوت و اقامت ہے؛ نجات اسی میں ہے، رسول اللہ ﷺ کی بعثت پوری انسانیت کے لیے رحمت ہے۔ جو اس دعوت کو رد کریں گے وہ خسارے میں رہیں گے، جبکہ زمین کی وراثت صالحین کو ملے گی۔

قریش کو انذار و تنبیہ - توحید کے دلائل اور انکارِ رسالت پر وعید

آیات 1-47

- آیات 1 تا 15: قریش کے لیے اتمامِ حجت: انذار مکذبین کو یاد دہانی- تاریخ عالم کا حوالہ
- آیات 16 تا 29: کائنات کی حقیقت اور انجام: توحید کا اثبات اور شرک کی تردید
- آیات 30 تا 41: کائنات کی نشانیوں سے استدلال اور کفار کے اعتراضات کا جواب
- آیات 42 تا 47: دعوتِ حق کا غلبہ اور منکرین کو انجام کی تنبیہ

تاریخ نبوت اور کارِ نبوت

آیات 48-91

- آیات 48 تا 50: موسیٰؑ و ہارونؑ کا ذکر- قرآن و تورات کی مشترکہ دعوتِ توحید
- آیات 51 تا 73: ابراہیم علیہ السلام کی توحیدی خدمات—عقیدۂ توحید
- آیات 74 تا 77: لوطؑ اور نوحؑ کی نجات مجرمین کی ہلاکت
- آیات 78 تا 86: صابر و شاکر انبیاء کی مثالیں اہل ایمان کی حوصلہ افزائی
- آیات 87 تا 90: خدا کی قدرت و حکمت کے مظاہرے - یونس، زکریا، یحییٰ، علیہم السلام کا حوالہ
- آیات 91: اللہ کی قدرت کی نشانی: حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ

اختتامیہ - دعوتِ انبیا کا تسلسل اور آخری فیصلے کی تنبیہ

آیات 92 -112

- آیات 92 تا 95: تمام انبیاء کی ایک ہی ملت کی طرف دعوت، توحید کی ملت— پھر لوگوں کا اختلاف
- آیات 96 تا 106: قربِ قیامت کی تنبیہ، اہل شرک کا انجام، اہل ایمان و توحید کا انجام
- آیات 107 تا 112: آپ ﷺ رحمت اللعالمین اور آپؐ پر ایمان لانے کی دعوت، مسلمانوں کو اقتدار حاصل ہوگا

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ ۝١٦ لَوْ اَرَدْنَآ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝١٧ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ

وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ - اور نہیں ہم نے پیدا کیا آسمان اور زمین کو

وَمَا بَيْنَهُمَا لٰعِبِيْنَ - اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے بطور کھیل

لعِبَ یَلعَب ، لَعِبًا و لِعْبًا : کھیلنا

لَاعِبٌ : کھیلنے والا - (لَاعِبِيْن جمع)

لَوْ اَرَدْنَآ - اگر ہم ارادہ کرتے

لَوْ : اگر (فرضی چیزوں کے لیے)

اَرَادَ يُرِيْدُ ، اِرَادَةٌ : ارادہ کرنا، چاہنا (IV)

اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا - کہ ہم بنائیں کوئی کھیل تماشا (تو)

اِتَّخَذَ : بنانا (VIII)

لَهْو : غفلت میں ڈالنے والی ایسی چیز جو انسان کو اصل مقصد سے ہٹا دے اور مشغول رکھے۔

ہر وہ چیز جو انسان کو مقصدِ حیات، دین یا حق سے غافل کر دے خواہ وہ کھیل ہو، مال و دولت ہو، یا دنیاوی مصروفیات

لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّآ - یقیناً ہم بنا لیتے اسے اپنے پاس سے

(لَدُنْ ، نَا) : لَدُن پاس (space adverb)

اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ - اگر ہم ہوتے کرنے والے

فَاعِل : کرنے والا (فَاعِلِيْن جمع)

بَلْ نَقْذِفُ - بلکہ ہم پھینک مارتے ہیں

قَذَفَ يَقْذِفُ ، قَذْفًا : پھینک مارنا، زور سے پھینکنا

بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ - حق کو باطل پر

فَيَدۡمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الۡوَيۡلُ مِمَّا تَصِفُوۡنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهٗ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَمَنۡ عِنۡدَهٗ لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ عَنۡ عِبَادَتِهٖ وَلَا يَسۡتَحۡسِرُوۡنَ ۚ﴿۱۹﴾

فَيَدۡمَغُهٗ - تو وہ دماغ کچل دیتا ہے اس کا

دَمَغَ يَدْمَغُ ، دَمْغًا : تباہ کرنا، سر توڑنا، دماغ پر کاری ضرب لگانا ہلاکت کے لیے

اردو میں : دماغ

فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ - تو اچانک وہ مٹنے والا ہو جاتا ہے

زَهَقَ يَزْهَقُ ، زُهُوْقًا : مٹ جانا

زَاهِقٌ : مٹنے والا

وَلَكُمُ الۡوَيۡلُ - اور تمہارے لیے ہلاکت ہے

وَيْل : تباہی، بربادی، ہلاکت، افسوس، عذاب، جہنم کی ایک وادی کا نام

مِمَّا تَصِفُوۡنَ - (اس وجہ) سے جو تم (اللہ کے بارے میں) بیان کرتے ہو

وَصَفَ يَصِفُ ، وَصْفًا بیان کرنا

وَلَهٗ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ - اور اسی کا ہے جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہے

وَمَنۡ عِنۡدَهٗ - اور جو اس کے پاس ہیں

لَا يَسۡتَكۡبِرُوۡنَ - وہ نہ تکبر کرتے ہیں

اِسْتَكْبَرَ يَسْتَكْبِرُ ، اِسْتِكْبَارًا : تکبر کرنا (X)

عَنۡ عِبَادَتِهٖ - اس کی عبادت سے

وَلَا يَسۡتَحۡسِرُوۡنَ - اور نہ وہ تھکتے ہیں۔ (ح س ر)

اِسْتَحْسَرَ يَسْتَحْسِرُ ، اِسْتِحْسَارًا : تھکنا (X)

اس مادے میں زیادہ تر تھکن، عاجزی، حسرت اور بے بسی کے معانی

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّاۤ ﷺ اِنْ كُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ
فَیَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَ لَكُمُ الْوَیْلُ مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ مَنْ عِنْدَهٗ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ لَا یَسْتَحْسِرُوْنَ ۚ ﴿۱۹﴾

ہم نے اِس آسمان اور زمین کو اور جو کچھ بھی ان میں ہے کچھ کھیل کے طور پر نہیں بنایا ہے
اگر ہم کوئی کھلونا بنانا چاہتے اور بس یہی کچھ ہمیں کرنا ہوتا تو اپنے ہی پاس سے کر لیتے
مگر ہم تو باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں جو اس کا سر توڑ دیتی ہے اور وہ دیکھتے دیکھتے مِٹ جاتا ہے
اور تمہارے لیے تباہی ہے اُن باتوں کی وجہ سے جو تم بناتے ہو
زمین اور آسمان میں جو مخلوق بھی ہے اللہ کی ہے اور جو (فرشتے) اس کے پاس ہیں وہ نہ اپنے آپ کو بڑا سمجھ کر اُس کی بندگی سے سرتابی کرتے ہیں اور نہ ملول ہوتے ہیں

We did not create in sport the heavens and the earth and all that lies between the two.
Had it been Our will to find a pastime, We would have found one near at hand; if at all We were inclined to do so. Nay, We hurl the Truth at falsehood so that the Truth crushes falsehood, and lo! it vanishes. Woe to you for what you utter!
To Him belongs whosoever dwells in the heavens and on earth. Those (angels) that are with Him neither disdain to serve Him out of pride, nor do they weary of it.

محمد اقبال

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَا لٰعِبِیْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّاۤ ۖۗ اِنْ كُنَّا فٰعِلِیْنَ ﴿۱۷﴾

قرآن کا نظریۂ حیات: کائنات اور انسان کی تخلیق کا مقصد

- یہ آیتِ کریمہ انسان کے وجود اور کائنات کے مقصد کے بارے میں ایک بنیادی حقیقت بیان کرتی ہے۔اس کا تعلق اس بنیادی اسلامی (قرآنی) نظریۂ حیات سے ہے کہ یہ کائنات اور اس میں انسان کی زندگی بے مقصد نہیں ہے
- قرآنی نظریہ حیات: ایک بامقصد تخلیق -قرآن کریم انسان کے اس تصور کو یکسر مسترد کرتا ہے کہ وہ دنیا میں محض ایک بے لگام اور آزاد وجود ہے، جو جو کچھ چاہے کرے اور پھر فنا ہو جائے
- اسلامی (قرآنی) نقطۂ نظر کے مطابق، اللہ نے ہر چیز کو ایک خاص مقصد اور حکمت کے تحت پیدا کیا ہے۔انسان محض حیوانِ ناطق نہیں بلکہ ایک اخلاقی و روحانی وجود ہے۔اس کی تخلیق، اس کے لیے دنیا کی تمام نعمتیں اور اس پر شریعت کی پابندیاں سب اسی بڑے منصوبے کا حصہ ہیں۔اس کائنات میں انسان کو مکلف بنایا گیا ہے، اس کی آزمائش اور اس کے اعمال کا حساب لیا جانا ضروری ہے تاکہ نیکوکاروں کو جزا اور بدکاروں کو سزا دی جا سکے۔
- عدلِ الٰہی کا تقاضا: اگر کوئی دوسری زندگی اور حساب کا تصور نہ ہو تو دنیا کا پورا نظام بے معنی اور بے انصافی پر مبنی ہو کر رہ جاتا ہے
- زندگی میں بے مقصدیت کو قرآن نے مکمل طور پر رد کیا ہے، بے مقصدیت کے ساتھ انکارِ آخرت، اخلاقی انحطاط، اور بے راہ روی جڑی ہوئی ہیں (انسان اگر اپنی زندگی کو بے مقصد سمجھے تو وہ کبھی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوتِ ہدایت کو سنجیدگی سے نہیں لے سکتا)
- قرآنی نظریۂ حیات (بامقصد زندگی) کا تصور انسان میں احساسِ ذمہ داری، اخلاقی رہنمائی، مقصدیت کا شعور، ثابت قدمی، امید اور حوصلہ پیدا کرتا ہے-یوں اس بہت بڑی فکری کجی کو واضح کر کے اس دعوت کو جھٹلانے والوں کی فکری تصحیح اور رہنمائی کی گئی ہے

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ ۚ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ ﴿١٨﴾ وَلَهُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ﴿١٩﴾

حق و باطل کی کشمکش اور انجام

- یہ آیت کائنات کے سنجیدہ اور با مقصد نظام اور انسانی زندگی کے امتحان کو واضح کرتی ہے۔اس کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں:

1. **کائنات کا سنجیدہ نظام اور حق و باطل کا تصادم** - یہ دنیا کسی کھیل یا تماشا کے لیے نہیں بنائی گئی، بلکہ ایک سنجیدہ مقصد کے ساتھ چل رہی ہے۔انسان کی فطرت میں نیکی کا پہلو اصل ہے، بدی کا میلان اس وقت بڑھتا ہے جب اہلِ حق اپنی ذمہ داریوں میں کوتاہی کرتے ہیں۔باطل کی کوئی چیز اس دنیا میں مستقل نہیں ٹھہر سکتی۔جب بھی باطل ابھرتا ہے تو کائناتی نظام کی سرشت اسے برداشت نہیں کرتی؛ جلد یا بدیر حق اس پر غالب آکر اسے جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔البتہ کشمکش کے دوران وقتی طور پر ایسا لگ سکتا ہے کہ باطل کامیاب ہے، مگر یہ زیادہ تر اہلِ حق کی کمزوری یا بے عملی کا نتیجہ ہوتا ہے۔قریش کو متنبہ کیا گیا کہ اگر تم نے نبی ﷺ کی دعوتِ حق کو رد کر کے باطل کے ساتھ کھڑا ہونے کا فیصلہ کر لیا، تو لازماً اسی انجام سے دوچار ہو گے جس سے پچھلی مکذب قومیں دوچار ہوئیں۔تاریخ اس کی زندہ مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

2. **امتحان کی مہلت اور آخری فیصلہ** - دنیا میں ہمیشہ حق و باطل کی کشمکش جاری رہتی ہے۔اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ وہ باطل کو بھی وقتی مہلت دیتا ہے تاکہ انسان کا امتحان مکمل ہو سکے کہ کون حق کو پہچان کر اپناتا ہے اور کون باطل کے جال میں پھنس کر گمراہی اختیار کرتا ہے۔اس مہلت کو دیکھ کر یہ گمان نہیں کرنا چاہیے کہ اللہ کے نزدیک حق و باطل برابر ہیں، بلکہ یہ صرف ایک آزمائش ہے۔بالآخر وہ وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ کا فیصلہ کن حکم نازل ہو گا اور حق، باطل کے دماغ پر ایسی ضرب لگائے گا کہ وہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جائے گا۔

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ - وہ تسبیح کرتے ہیں (اسی کی) رات اور دن

سَبَّحَ يُسَبِّحُ ، تَسْبِيْحًا : تسبیح کرنا (II)

لَا يَفْتُرُوْنَ - (اور) وہ سستی نہیں کرتے

فَتَرَ يَفْتُرُ ، فَتْرًا : سستی کرنا، وقفہ کرنا

فترتِ وحی: وحی آنے کا وقفہ

اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ - کیا انہوں نے بنا لیے ہیں معبود زمین

اَم : یہاں "بل / استفہام" کے معنی میں

اِتَّخَذَ يَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذًا : بنانا

اٰلِهَةً : اِلٰهٌ کی جمع

هُمْ يُنْشِرُوْنَ - (کہ) وہ زندہ کرلیں گے (مُردوں کو)

اَنْشَرَ يُنْشِرُ ، اِنْشَارٌ : بے جان پڑی ہوئی چیز کو اٹھا کھڑا کرنا (IV)

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ - اگر ہوتے ان دونوں (زمین و آسمان) میں کئی معبود

اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا - اللہ کے سوا تو ضرور دونوں کا توازن بگڑ جاتا

فَسَدَ يَفْسُدُ ، فَسَادًا : خراب ہونا، تباہ ہونا، بگڑ جانا

فَسَدَتَا : تثنیہ (مؤنث) کا صیغہ

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ - سو پاک ہے اللہ جو عرش کا رب ہے

عَمَّا يَصِفُوْنَ - (ان باتوں) سے جو وہ بیان کرتے ہیں

عَمَّا : (عَنْ ، مَا)

وَصَفَ يَصِفُ ، وَصْفًا : بیان کرنا

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِیْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾

لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ - اس سے نہ پوچھا جائے گا اس کے بارے میں جو وہ (اللہ) کرتا ہے

وَ هُمْ يُسْـَٔلُوْنَ -جب وہ پوچھے جائیں گے۔

سَاَلَ يَسْئَلُ ، سُؤَالًا : سوال کرنا، پوچھنا

اَمِ اتَّخَذُوْا - کیا انہوں نے بنا لیے ہیں

مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً - اس کے سوا (اور) معبود

دُوْن : بغیر / ماسوا / علاوہ از (دیگر معانی- کم تر، نیچے، قریب)

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ -آپ کہہ دیجیئے تم لاؤ اپنی دلیل

هَاتُوا: (أَتَى يَأتِي ، إِيتاءً سے) فعل امر (جمع) — تم لاؤ

هَاتُوا : اصل میں اٰتُوا تھا ، ہمزہ کو ھَا سے بدل کر ھَاتُوا کرلیا گیا

هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ - یہ (قرآن) نصیحت ہے ان کے لیے جو میرے ساتھ ہیں

وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِیْ - اور ان کی نصیحت (تورات، انجیل، زبور) تھی جو مجھ سے پہلے تھے

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ - بلکہ ان کے اکثر نہیں جانتے

أعرضَ يُعرض ، إعراضًا : منہ موڑنا (IV)

الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ - حق کو پس وہ منہ پھیرنے والے ہیں۔

مُعْرِض :منہ موڑنے والا- اس کی جمع مُعْرِضون

يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ اتَّخَذُوْٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا
يَصِفُوْنَ ﴿۲۲﴾ لَا يُسْـَٔلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِيْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا
يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۴﴾

شب و روز اس کی تسبیح کرتے رہتے ہیں، دَم نہیں لیتے۔ کیا اِن لوگوں کے بنائے ہوئے ارضی خدا ایسے ہیں کہ (بے جان کو جان بخش کر) اُٹھا کھڑا کرتے ہوں؟ اگر آسمان و زمین میں ایک اللہ کے سوا دُوسرے خدا بھی ہوتے تو (زمین اور آسمان) دونوں کا نظام بگڑ جاتا پس پاک ہے اللہ ربّ العرش اُن باتوں سے جو یہ لوگ بنا رہے ہیں، وہ اپنے کاموں کے لیے (کسی کے آگے) جواب دہ نہیں ہے اور سب جواب دہ ہیں، کیا اُسے چھوڑ کر اِنھوں نے دوسرے خدا بنا لیے ہیں؟ اے محمدؐ، ان سے کہو کہ "لاؤ اپنی دلیل، یہ کتاب بھی موجود ہے جس میں میرے دَور کے لوگوں کے لیے نصیحت ہے اور وہ کتابیں بھی موجود ہیں جن میں مجھ سے پہلے لوگوں کے لیے نصیحت تھی" مگر ان میں سے اکثر لوگ حقیقت سے بے خبر ہیں، اس لیے منہ موڑے ہوئے ہیں

They glorify Him night and day, without flagging. Have they taken earthly gods who are such that they raise up the dead to life? If there were therein gods beside Allah, then verily both (the heavens and the earth) had been disordered. Glorified be Allah, the Lord of the Throne, from all that they ascribe (unto Him). He will not be questioned as to that which He doeth, but they will be questioned. Or have they chosen other gods beside Him? say: Bring your proof (of their godhead). This is the Reminder of those with me and those before me, but most of them know not the Truth and so they are averse.

محمد اقبال

أَمِ اتَّخَذُوٓا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿٢١﴾ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾

مشرکین کے ایک واہمہ (Delusion) کا رد - (عقلی دلائل - Rational Evidence)

- اہلِ عرب کے "علم الاصنام" کے مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا انکار نہیں کرتے تھے۔ ان کا عقیدہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کائنات کا خالق و مالک ہے۔ وہ ربُّ العرشِ العظیم ہے اور عرش پر متمکن ہو کر ساری کائنات کے احکام صادر کرتا اور آسمانوں کے نظام کو چلانے والا ہے۔
- لیکن ان کے ذہن میں ایک بنیادی غلط فہمی یہ بیٹھ گئی تھی کہ چونکہ اللہ کا عرش بہت دور ہے، اس لیے وہ زمین کے معاملات کی براہِ راست دیکھ بھال نہیں کرتا۔ گویا زمین کی پرورش اور اس کے نظامِ معیشت و زراعت کو چلانا کسی اور کے سپرد ہے۔ اس تصور کے تحت انہوں نے زمین کے لیے الگ اِلٰہ گھڑ لیے جو بارش لاتے، کھیتیاں اگاتے، روزی فراہم کرتے اور اہلِ زمین کی حاجتیں پوری کرتے ہیں
- یوں وہ آسمانوں کی الوہیت اللہ کے نام اور زمین کی الوہیت مختلف خودساختہ خداؤں کے سپرد مانتے تھے —اس واہمے کا یہاں رد کیا گیا ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ کائنات کا خدا ایک ہو اور زمین پر دوسرے معبود کارفرما ہوں؟ یہی تضاد ان کے شرک کی اصل جڑ تھی۔ وہ زبان سے "اللہ واحد ہے" کا اقرار کرتے تھے، لیکن عمل میں بے شمار خداؤں کو مان کر توحید کی حقیقت کو مسخ کر بیٹھے تھے
- کائنات کا پورا نظام، زمین کی گہرائیوں سے لے کر دور ترین ستاروں تک، ایک کامل توازن اور ہم آہنگی کے ساتھ چل رہا ہے۔ یہ توازن ممکن ہی نہیں اگر کوئی غالب اور اٹل قانون ہر چیز کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط نہ رکھے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ بہت سے حاکم بیک وقت اپنی مرضی چلائیں اور پھر بھی پورا نظام اس قدر باقاعدگی سے چلتا رہے؟ ظاہر ہے، ایسا نہیں ہو سکتا۔ نظامِ کائنات کی ہم آہنگی خود اس بات کی گواہ ہے کہ یہ اختیارات اور حاکمیت ایک ہی ہستی کے پاس ہیں منقسم نہیں

اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِیَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِیْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ﴿۲۴﴾

شرک کی تردید - (نقلی دلیل - Revealed Evidence)

- توحید کے اثبات اور شرک کی تردید میں پہلے دو عقلی استدلال پیش کیے گئے اب یہاں نقلی استدلال پیش کیا گیا ہے اور مشرکین کو خود اُن کے ہی مانے ہوئے مآخذ کی طرف متوجہ کیا گیا
- تم لوگ دعویٰ کرتے ہو کہ اللہ کے ساتھ اور بھی اِلٰہ ہیں۔ اچھا، تو پھر ذرا قرآن کو دیکھو جو ابھی تمہارے سامنے موجود ہے—— یہی وہ کتاب ہے جس میں پچھلے انبیاء کی تعلیمات بھی بالکل امانت اور دیانت سے بیان کی گئ ہیں۔ اس کے علاوہ تمہارے ہاتھوں میں پچھلی آسمانی کتابیں بھی ہیں۔ اب ہمیں یہ بتاؤ: کیا ان کتابوں میں کبھی ایک بھی جملہ ایسا ملا جس میں شرک کی تائید کی گئ ہو؟ یا یہ کہ اللہ نے زمین و آسمان کی خدائی کسی اور کو دے دی ہو؟ یا کسی کو ایسی صفات بخش دی ہوں جو الوہیت کے لیے ضروری ہیں؟
- حقیقت میں ایسی کوئی بات کسی کتاب میں موجود نہیں۔ اس لیے کہ تمام انبیاء ہمیشہ توحید ہی کی دعوت دیتے رہے ہیں۔
- ان مشرکین کی ضد دراصل کسی دلیل پر نہیں بلکہ جہالت پر ہے۔ اور یہ جہالت کو علم سمجھے ہوئے ہیں، اور اسی غلط فہمی کی وجہ سے یہ نبی ﷺ کی دعوت سے منہ موڑ رہے ہیں اور جھوٹی بات پر جمے بیٹھے ہیں۔
- قرآن اور پچھلی تمام آسمانی کتابوں میں یہ حقیقت مشترک ہے کہ اللہ ایک ہے، اور اس کے ساتھ شریک بنانا جھوٹ ہے۔ شرک کے حق میں نقلی طور پر بھی کوئی بھی دلیل موجود نہیں ہے

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ - اور نہیں ہم نے بھیجا آپ سے پہلے

مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِيْٓ اِلَيْهِ - کوئی رسول مگر ہم وحی کرتے تھے اس کی طرف | اَوْحٰی یُوْحِیْ ، اِیْحَآءٌ: وحی کرنا

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ - کہ بیشک یہ حقیقت ہے نہیں کوئی معبود مگر

اَنَا فَاعْبُدُوْنِ - میں ہی، سو تم میری عبادت کرو | عَبَدَ یَعْبُدُ ، عِبَادَةٌ : عبادت کرنا

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ - اور انھوں نے کہا بنا رکھی ہے رحمٰن نے | اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ ، اِتِّخَاذًا : بنانا (VIII)

وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ - اولاد، وہ پاک ہے (اپنی ذات اور صفات میں) | وَلَد : اولاد

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ - بلکہ (وہ فرستے تو اسکے) بندے ہیں عزت والے | مُّكْرَمُوْن: (مُّكْرَم کی جمع)- عزت والے

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ - نہیں وہ پہل کرتے اس سے بات کرنے میں | سَبَقَ یَسْبِقُ ، سَبْقًا : پہل کرنا

وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ - اور وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں

يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلَا يَشۡفَعُوۡنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارۡتَضٰى وَهُمۡ مِّنۡ خَشۡيَتِهٖ مُشۡفِقُوۡنَ ﴿۲۸﴾ وَمَنۡ يَّقُلۡ مِنۡهُمۡ اِنِّىۡۤ اِلٰـهٌ مِّنۡ دُوۡنِهٖ فَذٰلِكَ نَجۡزِيۡهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجۡزِى الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۲۹﴾

يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ - وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے

لغوی معنی جو دو ہاتھوں کے درمیان ہے یعنی سامنے ہے

وَمَا خَلۡفَهُمۡ وَلَا يَشۡفَعُوۡنَ - اور جو ان کے پیچھے ہے اور نہ وہ سفارش کریں گے

شَفَعَ يَشْفَعُ ، شَفَاعَةٌ: سفارش کرنا

اِلَّا لِمَنِ ارۡتَضٰى - مگر اس کی جسے وہ پسند کرے گا

(ر ض ي)

اِرْتَضٰى يَرْتَضِىْ ، اِرْتِضَآءٌ : راضی ہونا (VIII)

وَهُمۡ مِّنۡ خَشۡيَتِهٖ - اور وہ اس کے خوف سے

خَشْيَت : خوف، ڈر، ہیبت (وہ خوف جس میں تعظیم ہو)

مُشۡفِقُوۡنَ - ڈرنے والے ہیں

أَشْفَقَ يُشْفِقُ ، إشْفَاق : ڈرنا (خوف و ہمدردی، نرمی و محبت کے ساتھ)

مُشْفِق: ڈرنے والا، ہمدرد، نرم دل (مُشۡفِقُوۡنَ اس کی جمع)

وَمَنۡ يَّقُلۡ مِنۡهُمۡ - اور جو کہے ان میں سے

اِنِّىۡۤ اِلٰـهٌ مِّنۡ دُوۡنِهٖ - بیشک میں معبود ہوں اس کے سوا

فَذٰلِكَ نَجۡزِيۡهِ جَهَنَّمَ - تو وہ شخص ہم سزا دیں گے اسے جہنم کی

جَزٰى يَجْزِىْ ، جَزَآءٌ : بدلہ دینا

اردو میں: جزا، جزیہ

كَذٰلِكَ نَجۡزِى الظّٰلِمِيۡنَ - اسی طرح ہم سزا دیتے ہیں ظالموں کو

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِىٓ إِلَيْهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدُونِ ﴿٢٥﴾ وَقَالُوا ٱتَّخَذَ ٱلرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَٰنَهُۥ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُۥ
بِٱلْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِۦ يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ٱرْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِۦ مُشْفِقُونَ ﴿٢٨﴾ وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّىٓ إِلَٰهٌ
مِّن دُونِهِۦ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِى ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٢٩﴾

ہم نے تم سے پہلے جو رسُول بھی بھیجا ہے اُس کو یہی وحی کی ہے کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے، پس تم لوگ میری ہی بندگی کرو . یہ کہتے ہیں "رحمان اولاد رکھتا ہے" سبحان اللہ، وہ تو بندے ہیں جنہیں عزّت دی گئ ہے . اُس کے حضور بڑھ کر نہیں بولتے اور بس اُس کے حکم پر عمل کرتے ہیں . جو کچھ اُن کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے اور جو کچھ اُن سے اوجھل ہے اس سے بھی وہ باخبر ہے وہ کسی کی سفارش نہیں کرتے بجز اُس کے جس کے حق میں سفارش سننے پر اللہ راضی ہو، اور وہ اس کے خوف سے ڈرے رہتے ہیں . اور جو اُن میں سے کوئی کہہ دے کہ اللہ کے سوا میں بھی ایک خدا ہوں، تو اسے ہم جہنّم کی سزا دیں، ہمارے ہاں ظالموں کا یہی بدلہ ہے

And We sent no messenger before thee but We inspired him, (saying): There is no Allah save Me (Allah), so worship Me. And they say: The Beneficent hath taken unto Himself a son. Be He Glorified! Nay, but (those whom they call sons) are honored slaves; They do not outstrip Him in speech and only act as He commands. He knows what is before them and what is behind them, and they cannot intercede except for him whom He accepts, and they quake for awe of Him. And if anyone of them were to claim: "Indeed I am a god apart from Him," We shall recompense both with Hell. Thus do We recompense the wrong-doers.

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ قَبۡلِكَ مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا نُوۡحِیۡۤ اِلَیۡهِ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۲۵﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحۡمٰنُ وَلَدًا سُبۡحٰنَهٗ ؕ بَلۡ عِبَادٌ مُّكۡرَمُوۡنَ ﴿۲۶﴾

تاریخ نبوت سے استشہاد (Historical Evidence From Prophetic History)

- اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی بے بسی اور دلیل نہ لا سکنے کی حقیقت کو نمایاں کرتے ہوئے فرمایا کہ آخر تم دلیل کہاں سے لاؤ گے؟ حقیقت تو یہ ہے کہ جب بھی کوئی رسول مبعوث کیا گیا اور اس پر کتاب نازل ہوئی تو اس کی بنیاد ہمیشہ توحید ہی رہی۔ یہی وجہ ہے کہ اگر آج تم کسی بھی سابقہ آسمانی کتاب کو اٹھا کر دیکھو، چاہے ان میں کس قدر تحریف ہی کیوں نہ ہو چکی ہو، تمہیں ہر جگہ توحید کی تعلیم ملے گی لیکن شرک کا اثبات کہیں نظر نہیں آئے گا۔

- یہ انسانوں کی اپنی بدبختی ہے کہ اللہ کی کتابوں کو ماننے کے باوجود انہوں نے خود ساختہ طور پر شرک کے راستے نکال لیے۔ دراصل توحید کی یہ دعوت، جو آج رسولِ مکرم ﷺ تمہیں پیش فرما رہے ہیں، کوئی نئی یا انوکھی دعوت نہیں ہے۔ یہ وہی پیغام ہے جو آغازِ نبوت سے ہر دور میں اَنبیائے کرامؑ اپنی اپنی قوموں کو دیتے آئے ہیں۔ شریعت کے احکام اور عملی ضوابط حالات کے مطابق بدلتے رہے، مگر عقیدہ توحید ہمیشہ یکساں رہا اور اس میں ذرّہ برابر بھی تبدیلی کبھی نہیں ہوئی۔

- **اللہ تعالیٰ کے دربار میں فرشتوں کی حیثیت** — گزشتہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے عقلی، نقلی اور تاریخ دلائل سے یہ بات ثابت کر دی کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات و صفات اور حقوق میں واحد اور یکتا ہے، کوئی اس کا شریک نہیں۔ لیکن تعجب ہے بعض قوموں پر کہ انہوں نے اس مسلمہ حقیقت کو نظرانداز کرتے ہوئے انھوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد ثابت کی (یہاں پہلے گزری قوموں کے علاوہ خاص طور پر مشرکینِ عرب کی طرف اشارہ جو فرشتوں کو اللہ کی اولاد (بیٹیاں سمجھتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ ہم اگر یہاں انھیں خوش رکھیں گے تو وہ دنیا میں بھی ہمارے لیے رزق میں افزائش کا باعث بنیں گی اور قیامت کے دن اپنے باپ سے ضد کر کے بھی ہمیں بخشوا لیں گی۔) اللہ تعالیٰ نے اس عقیدے کی تردید فرمائی کہ اس کی کوئی اولاد ہے

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُوْنَ ۙ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَهُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ
فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾

اللہ تعالیٰ کی اولاد کا شرکیہ عقیدہ: جواب دہی سے فرار کا فریب

اللہ کے لیے اولاد ماننے کا عقیدہ دراصل انسان کی ایک نفسیاتی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ وہ جانتا ہے کہ اگر خدا ایک ہی ہے تو اسے لازماً اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا، اور یہ احساس اس کی آزادی کو محدود کرتا ہے

اس بوجھ سے بچنے کے لیے انسان نے ہمیشہ کوئی ایسا نظریہ تراشا جس میں ذمہ داری اور جواب دہی کا دباؤ کم ہو جائے۔ غیر مذہبی لوگوں نے آخرت کا انکار کیا، جبکہ مذہب سے وابستہ لوگوں نے شرکیہ عقائد گھڑ لیے تاکہ وہ اپنی من مانی کے جواز کے لیے "درمیانی خداؤں" کا سہارا لے سکیں۔ حقیقت میں یہ عقیدہ جواب دہی سے فرار اور ایک خود ساختہ فریب ہے، تاکہ انسان حق و باطل کی لکیر کو دھندلا کر اپنی خواہشات کے مطابق زندگی گزار سکے

- اس شرکیہ عقیدے کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ فرشتے خدا کی بیٹیاں نہیں ہیں، جیسا کہ یہ بیوقوف لوگ سمجھتے ہی، بلکہ وہ اس کے باعزت بندے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ کے قرب کا مقام حاصل ہے لیکن یہ قرب ان کو اس لیے حاصل ہے کہ وہ شر سے بالکل پاک اور خدا کی بندگی اور وفاداری میں کامل ہیں نہ اس لیے کہ وہ خدا سے جو چاہیں منوا لیتے ہیں۔ وہ خدا کے آگے بات کرنے میں پہل بھی نہیں کرتے، جب ان کو اذن ہوتا ہے تب وہ زبان کھولتے ہیں (ان سے شفاعت کا عقیدہ ایک باطل عقیدہ)
- شفاعت کا صحیح عقیدہ قرآن میں متعدد بار بیان ہو چکا ہے (کہ لوگوں کو اس اہم عقیدے کے بارے میں غلط فہمی نہ ہو)۔ یہاں پھر بتایا جا رہا ہے کہ جو لوگ اس طرح کی سفارش اور شفاعت پر تکی آیات ١٧ - ٢٩ھ کئے بیٹھے ہیں وہ ان ساری باتوں کو سوچ لیں، محض ایک وہم کے سہارے پر اپنی عاقبت خراب نہ کریں

آیات ۱۷ - ۲۹ (رموز واسباق)

- عیش و عشرت میں ڈوبے لوگ، کائنات کو کھیل تماشا اور بے مقصد سمجھتے ہیں (وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ)
- اللہ کا اصول یہ ہے کہ سچائی کا عقیدہ اور کائنات کا صحیح نظریہ ہمیشہ جھوٹے عقیدے اور غلط نظریے پر غالب آ کر رہتا ہے۔
- سچائی کا جھوٹ پر غالب آنا اس بات کی علامت ہے کہ کائنات کا نظام بے مقصد نہیں بلکہ حکمت کے ساتھ چل رہا ہے[21:18]
- مُردوں کو زندہ کرنے کی قدرت، مقام الوہیت کا لازمہ ہے، نہ کہ جھوٹے بناوٹی خداؤں کا۔(أَمِ اتَّخَذُوا آلِهَةً مِّنَ الْأَرْضِ هُمْ يُنشِرُونَ)
- عالم ہستی میں کئی خداؤں کا ہونا اس کے نظام کے فاسد ہونے اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کا سبب ہوتا [21:22]
- ایک خدائے واحد کے علاوہ کوئی بھی طاقت کائنات کو منظّم اور مربوط طور پر چلانے پر قادر نہیں ہے
- اللہ تعالیٰ اپنے کاموں کے سلسلے میں کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہے اور کسی کا اس پر کوئی حق نہیں ہے[21:23]
- باطل عقائد پر سوالیہ نشان لگانا اور ان کا محاسبہ کرنا، صحیح نقطۂ نظر کو قائم کرنے اور اس کی جانب ہدایت فراہم کرنے کا ایک بنیادی علمی و دعوتی اصول ہے۔" (أَمِ اتَّخَذُوا مِن دُونِهِ آلِهَةً ۖ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۖ)
- پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور مبلغین کا فریضہ ہے کہ وہ مخالفین کے ساتھ منطقی اور استدلالی طرز اپنائیں۔(قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ ۖ)

آیات ۱۷ - ۲۹ (رموز واسباق)

- قرآن اور آسمانی کتابیں (توراۃ، زبور، انجیل) انسان کی سوئی ہوئی فطرت کو جگانے والی اور اس کی فراموش کردہ معلومات کی یاددہانی کرانے والی ہیں۔(هَٰذَا ذِكْرُ مَن مَّعِيَ وَذِكْرُ مَن قَبْلِي ۗ)
- حق کی شناخت اور حقائق دینی کو صحیح طور پر سمجھنے کیلیئے جستجو کرنا ضروری ہے(بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ الْحَقَّ ۖ فَهُم مُّعْرِضُونَ)
- تمام انبیاء علیہ السلام نے ایک خدائے واحد کی بندگی کی دعوت دی (وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ)
- انسان اپنی خواہشات کی بے لگام تکمیل کے لیے حق و باطل کی تمیز مٹانے کی کوشش کرتا رہا ہے جس کے لیے اس نے انکارِ آخرت، شرک اور شفاعتِ باطلہ کے عقیدے گھڑے۔(وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَٰنُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۚ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ)
- شفاعت صرف ان کے لیے ہے جن سے خدا راضی ہو۔ یعنی وہ لوگ جو ایمان اور عملِ صالح سے خدا سے اپنا تعلق برقرار رکھتے ہیں اور وہ خدا کے خوف سے ہر وقت لرزاں و ترساں رہتے ہیں (وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُم مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ)
- الوہیت کا دعوی نا قابل بخشش گناہ ہے اگرچہ مقربین الٰہی (فرشتوں) کی طرف سے ہو۔ جہنم، جھوٹی الوہیت کا دعوی کرنے والوں کی سزا ہے۔(وَمَن يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَٰهٌ مِّن دُونِهِ فَذَٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ)

اضافی مواد

Reference Material